تخریج شدہ

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی

محمد الیاس عطار قادری رضوی

جنات کا بادشاہ

دیگر کراماتِ غوثِ اعظم

اس رسالے میں ملاحظہ فرمائیے

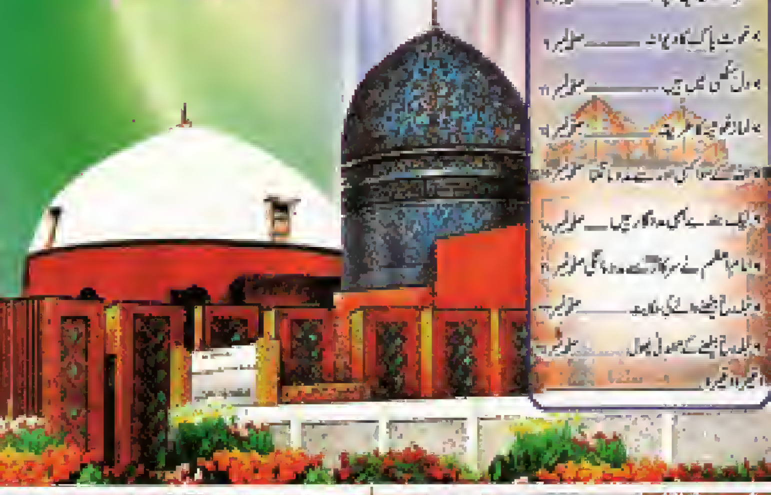

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی پاکستان۔ فون 4921389-90-91
شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی پاکستان فون 2203311-2314045 فیکس 2201479
email:maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جنّات کا بادشاہ اور دیگر کرامات غوثِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ

شیطان لاکھ سُستی دِلائے، یہ رسالہ اوّل تا آخر پڑھ لیجئے، اِن شاءَ اللہ عزوجل آپ کا ایمان تازہ ہوجائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سُلطان، رَحْمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان، محبوبِ رَحمٰن عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے، ’جس نے مجھ پر روزِ جُمُعہ دوسوبار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ معاف ہوں گے۔‘ (کنزُ العمّال، ج ۱، ص ۲۵۶، حدیث ۲۲۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 جنّات کا بادشاہ

ابوسعد عبداللہ بن احمد کا بیان ہے، ایک بار میری لڑکی فاطمہ گھر کی چھت پر سے یکا یک غائب ہوگئی۔ میں نے پریشان ہوکر سرکارِ بغداد، حُضُور سیِّدُنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہوکر فریاد کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا، کَرخ جاکر وہاں کے وِیرانے میں رات کے وَقت ایک ٹیلے پر اپنے اِردگرد حِصار (یعنی دائرہ) باندھ کر بیٹھ جاؤ۔ وہاں میرا تصوُّر باندھ لینا اور بِسْمِ اللّٰہ کہہ لینا۔ رات کے اندھیرے میں تمہارے اِردگرد جنّات کے لشکر گزریں گے، ان کی شکلیں عجیب وغریب ہونگی، انہیں دیکھ کر ڈرنا نہیں، سَحَری کے وقت جِنّات کا بادشاہ تمہارے پاس حاضِر ہوگا اور تم سے تمہاری حاجت دَرْیافت کرے گا۔ اُس سے کہنا، ’مجھے شیخ عبدُالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی نے بغداد سے بھیجا ہے تم میری لڑکی کو تلاش کرو۔‘

چُنانچہ کَرخ کے وِیرانے میں جاکر میں نے حُضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کیا۔ رات کے سنّاٹے میں خوفناک جِنّات میرے حِصار کے باہر گزرتے رہے۔ جنّات کی شکلیں اِس قدر ہیبت ناک تھیں کہ مجھ سے دیکھی نہ جاتی تھیں۔ سَحَری کے وقت جِنّات کا بادشاہ گھوڑے پر سوار آیا، اُس کے اِردگرد بھی جنّات کا ہُجُوم تھا۔ حِصار کے باہَر ہی سے اُس نے میری حاجت دَریافت کی۔ میں نے بتایا کہ مجھے حضور غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اِتنا سننا تھا کہ ایک دَم وہ گھوڑے سے اُتر آیا اور زمین پر بیٹھ گیا، دوسرے سارے جِنّ بھی دائرے کے باہر بیٹھ گئے۔ میں نے اپنی لڑکی

کی گمشدگی کا واقِعہ سُنایا۔ اُس نے تمام جِنّات میں اِعلان کیا کہ لڑکی کو کون لے گیا ہے؟ چند ہی لمحوں میں جنّات نے ایک چِینی جِنّ کو پکڑ کر بطورِ مُجرِم حاضِر کردیا۔ جنّات کے بادشاہ نے اُس سے پوچھا، قُطبِ وَقت حضرتِ غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے شہر سے تم نے لڑکی کیوں اُٹھائی؟ وہ کانپتے ہوئے بولا، عالی جاہ! میں اُسے دیکھتے ہی اُس پر عاشق ہوگیا تھا۔ بادشاہ نے اس چینی جِنّ کی گردن اُڑانے کا حُکم صادِر کیا اور میری پیاری بیٹی میرے سِپُرد کردی۔

میں نے جنّات کے بادشاہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا، مَاشَاءَ اللّٰہ عزوجل! آپ سیِّدُنا غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے بے حد چاہنے والے ہیں۔ اِس پر وہ بولا: خدا کی قسم! جب حُضُور غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم ہماری طرف نظر فرماتے ہیں تو تمام جنّات تھر تھر کانپنے لگتے ہیں۔ جب اللہ تبارَک وتعالیٰ کسی قُطبِ وقت کا تَعَیُّن فرماتا ہے تو جِنّ و اِنس اُس کے تابِع کردیئے جاتے ہیں۔ (بَهْجَةُ الأَسْرَار و معدن الانوار، ص ۱۴۰، دارالکتب العلمیة بیروت)

تھر تھراتے ہیں سبھی جِنّات تیرے نام سے ہے ترا وہ دَبدَبہ یاغوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ

2 عذاب قَبْر سے رِہائی

ایک غمگین نوجوان نے آکر بارگاہِ غوثیّت مآب علیہ رحمۃُ التَّوَاب میں فریاد کی، یا سیِّدی! میں نے اپنے والدِ مرحوم کو رات خواب میں دیکھا، وہ کہہ رہے تھے، 'بیٹا! میں عذابِ قبر میں مُبتَلا ہوں، تُو سیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قدس سرہ الربانی کی بارگاہ میں حاضِر ہوکر میرے لئے دُعا کی درخواست کر۔' یہ سُن کر سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اِستِفسار فرمایا، کیا تمہارے ابّا جان میرے مدرَسے سے کبھی گزرے ہیں؟ اُس نے عرض کی، جی ہاں۔ بس آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش ہوگئے۔ وہ نوجوان چلا گیا۔ دوسرے روز خوش خوش حاضِرِ خدمت ہوا اور کہنے لگا، یامُرشِد! آج رات والدِ مرحوم سبز حُلّہ (یعنی سبز لباس) زیبِ تن کئے خواب میں تشریف لائے وہ بے حد خوش تھے، کہہ رہے تھے، 'بیٹا! سیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قدس سرہ الربانی کی بَرَکت سے مجھ سے عذاب دُور کردیا گیا ہے اور یہ سبز حُلّہ بھی ملا ہے۔ میرے پیارے بیٹے! تُو ان کی خدمت میں رہا کر۔' یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میرے ربّ عزوجل نے مجھ سے وَعدہ فرمایا ہے، 'کہ جو مسلمان تیرے مدرسے سے گزرے گا اُس کے عذاب میں تخفیف (یعنی کمی) کی جائے گی۔' (ایضاً ص ۱۹۴)

نَزع میں، گور میں، میزاں پہ سرِ پُل پہ کہیں نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ مُعَلّیٰ تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

3﴾ مُردے کی چیخ و پُکار

ایک بار، بارگاہِ غوثیت مآب علیہ رحمۃ الثواب میں حاضر ہوکر لوگوں نے عَرض کی، عالی جاہ! 'باب الازج' کے قبرِستان میں ایک قبر سے مُردے کی چیخ و پکار کی آوازیں آرہی ہیں۔ حُضور! کچھ کرم فرمادیجئے کہ بے چارے کا عذاب دُور ہوجائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، کیا اس نے مجھ سے خِرقۂ خِلافت پہنا ہے؟ لوگوں نے عَرض کی، ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا، کیا کبھی وہ میری مجلس میں حاضِر ہوا؟ لوگوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ فرمایا، کیا اس نے کبھی میرا کھانا کھایا؟ لوگوں نے پھر لاعلمی کا اظہار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا، کیا اس نے کبھی میرے پیچھے نَماز ادا کی؟ لوگوں نے وُہی جواب دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سَرِ اقدس ذرا سا جھکایا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جَلال و وقار کے آثار ظاہِر ہوئے اور کچھ دیر کے بعد فرمایا، مجھے ابھی ابھی فِرِشتوں نے بتایا، 'اِس نے آپ کی زیارت کی ہے اور آپ سے اِسے عقیدت بھی تھی لہٰذا اللہ تبارَک وتَعالیٰ نے اِس پر رَحم کیا۔' اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل اس کی قَبر سے آوازیں آنا بند ہوگئیں۔ (ایضاً ص ۱۹۴)

بد سہی، مجرِم و ناکارہ سہی   ہے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

4﴾ غوث پاک کا دیوانہ

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کے آبائی گاؤں کُتیانہ (گُجرات، الھند) کا ایک واقِعہ کسی نے سُنایا تھا کہ وہاں ایک غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیوانہ رہا کرتا تھا جو کہ گیارھویں شریف نہایت ہی اہتمام سے منا تا تھا۔ ایک خاص بات اس میں یہ بھی تھی کہ وہ سیِّدوں کی بے حد تعظیم کرتا، چھوٹے چھوٹے سیِّد زادوں پر شَفقت کا یہ حال تھا کہ انہیں اٹھائے اٹھائے پھرتا اور انہیں شیرینی وغیرہ خرید کر پیش کرتا۔ اِس دیوانے کا اِنتِقال ہوگیا۔ مَیِّت پر چادر ڈالی ہوئی تھی، سوگوار جمع تھے کہ اچانک چادر ہٹا کر وہ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دیوانہ اُٹھ بیٹھا۔ لوگ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے، اُس نے پکار کر کہا، 'ڈرومت، سُنو تو سہی! لوگ جب قریب آئے تو کہنے لگا، 'بات دراصل یہ ہے کہ ابھی ابھی میرے گیارھویں والے آقا، پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربّانی، محبوبِ سُبحانی، غوث الصّمدانی، قِندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں الشیخ عبدُالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا، ہمارا مُرید ہوکر بغیر توبہ کئے مرگیا اُٹھ اور توبہ کرلے۔ لہٰذا مجھ میں رُوح لوٹ آئی تاکہ میں توبہ کرلوں۔ اِتنا کہنے کے بعد دیوانے نے اپنے تمام گناہوں کی توبہ کی اور کلمۂ پاک کا وِرد کرنے لگا، پھر اچانک اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا اور اس کا اِنتِقال ہوگیا۔'

رَضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا   اگر رَحمت تری شامل ہے یاغوث

سرکارِ بغداد حضورغوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیوانوں اور مُریدوں کو مبارک ہو کہ سرکارِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، 'میرا مُرید چاہے کتنا ہی گنہگار ہو وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا جب تک توبہ نہ کرلے۔' (اَخبار الاخیار، ص ۱۹، فاروق اکیڈمی ضلع خیرپور)

مجھ کو رُسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یونہی   کہ وُہی نا وہ گدا بندۂ رسوا تیرا

5 دل مُٹھی میں ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن بزّاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک بار جُمُعَۃُ الْمبارَک کے روز میں حضورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جارہا تھا، میرے دِل میں خیال آیا کہ حیرت ہے جب بھی میں مُرشِد کے ساتھ جُمعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام و مُصافَحہ کرنے والوں کی بِھیڑ بھاڑ سے گزرنا مشکل ہوجاتا ہے، مگر آج کوئی نظر تک اٹھا کر نہیں دیکھتا! میرے دِل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ حُضورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم میری طرف دیکھ کر مُسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر مُصافَحہ کرنے کے لئے آنے لگے۔ یہاں تک کہ میرے اور مُرشِدِ کریم علیہ رحمۃ اللہ الرحیم کے درمیان ایک ہُجُوم حائل ہوگیا۔ میرے دِل میں آیا کہ اِس سے تو وُہی حالت بہتر تھی۔ دِل میں یہ خیال آتے ہی آپ نے مجھ سے فرمایا، 'اے عُمر! تم ہی تو ہُجُوم کے طلبگار تھے، تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دِل میری مُٹھی میں ہیں اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کرلوں اور چاہوں تو دُور کردوں۔ (زُبدۃ الآثار مترجم، ص ۹۴، مکتبہ نبویہ لاہور)

کُنجیاں دِل کی خدا عزوجل نے تجھے دیں ایسی کر ۔۔۔ کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

6 اَلمدد یا غوث اعظم

حضرتِ بِشر قَرظی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں شکر سے لدے ہوئے چودہ اونٹوں کے ایک تجارتی قافِلے کے ساتھ تھا۔ ہم نے رات ایک خوف ناک جنگل میں پڑاؤ کیا۔ رات کے ابتدائی حصّے میں میرے چار لدے ہوئے اونٹ لاپتہ ہوگئے جو تلاشِ بسیار کے باوُجُود نہ ملے۔ قافِلہ بھی کُوچ کرگیا۔ شُتربان میرے ساتھ رُک گیا۔ صُبح کے وَقت مجھے اچانک یاد آیا کہ میرے پیرومُرشِد سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا تھا، 'جب بھی تو کسی مصیبت میں مُبتلا ہوجائے تو مجھے پُکار اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل وہ مصیبت جاتی رہے گی۔' چُنانچہ میں نے یوں فریاد کی: 'یاشیخ عبدُالقادِر! میرے اُونٹ

گم ہوگئے ہیں۔' یکا یک جانبِ مشرق ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں ملبوس ایک بُزرگ نظر آئے جو اشارے سے مجھے اپنی جانب بُلا رہے تھے میں اپنے شُتر بان کو لے کر جُوں ہی وہاں پہنچا کہ یکا یک وہ بُزرگ نگاہوں سے اوجھل ہوگئے۔ ہم اِدھر اُدھر حیرت سے دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک وہ چاروں گمشدہ اونٹ ٹیلے کے نیچے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ پھر کیا تھا ہم نے فوراً انہیں پکڑ لیا اور اپنے قافِلے سے جا ملے۔

نمازِ غوثیّہ کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالحسن علی خبّاز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو جب گمشدہ اونٹوں والا واقِعہ بتایا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بتایا کہ میں نے سیّدُنا مُحْیُ الدّین عبدُ القادر جیلانی قدس سرّہ الربانی کو فرماتے سُنا ہے:۔ 'جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت جاتی رہی، جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا وہ سختی دُور ہوگئی، جو میرے وسیلے سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے وہ حاجت پوری ہوگی۔ جو شخص دو رَکْعت نَفْل پڑھے اور ہر رَکْعت میں اَلْحمد شریف کے بعد قُل ھُوَ اللہ شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر دُرود وسلام بھیجے پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے اِن شاءَ اللہ عزوجل وہ حاجت پوری ہوگی۔' (بهجة الاسرار و معدن الانوار، ص ۱۹۷-۱۹۷، دارالکتب العلمية بيروت)

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھروں آپ سے سب کچھ مِلا یاغوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ

اللہ کے سوا کسی اور سے مدد مانگنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ خیال آئے کہ اللہ عزوجل کے سوا کسی سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہئے کیونکہ جب اللہ عزوجل مَدَد کرنے پر قادِر ہے تو پھر کسی اور سے مدد مانگیں ہی کیوں؟ جواباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک ترین وار ہے اور اِس طرح وہ نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ جب اللہ عزوجل نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے منع نہیں فرمایا تو پھر کسی کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہہ دے کہ اللہ عزوجل کے سوا کسی سے مددمت مانگو۔ دیکھئے قرآنِ پاک میں جگہ بہ جگہ اللہ عزوجل نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت مَرحمت فرمائی ہے بلکہ ہر طرح سے قادِرِ مُطلَق ہونے کے باوُجود بذاتِ خود اپنے بندوں سے مدد طلب فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

ان تنصروا اللہ ینصرکم

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تم دینِ خدا (عزوجل) کی مدد کروگے اللہ (عزوجل) تمہاری مدد کرے گا۔ (پ ۲۶، محمد:۷)

حضرتِ عیسیٰ نے دوسروں سے مدد مانگی

حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنے حَواریوں سے مَدد طلب فرمائی، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ط

ترجمۂ کنزالایمان: عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام، رضی اللہ عنہا) نے حَواریوں سے کہا تھا، کون ہیں جو اللہ (عزوجل) کی طرف ہو کر میری مدد کریں؟ حواری بولے، ہم دینِ خدا (عزوجل) کے مددگار ہیں۔ (پ ۲۸، الصّف: ۱۴)

حضرتِ موسیٰ نے بندوں کا سہارا مانگا

حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو جب تبلیغ کے لئے فرعون کے پاس جانے کے حُکم ہوا تو انہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لئے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی:

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۙ هٰرُوْنَ اَخِی ۙ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ۙ

ترجمۂ کنزالایمان: اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے۔ وہ کون، میرا بھائی ہارون (علیہ السلام)، اس سے میری کمر مضبوط کر۔ (پ ۱۶، طٰہٰ: ۲۹، ۳۱)

نیک بندے بھی مددگار ہیں

ایک اور مقام پر ارشادِ باری عزوجل ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ

ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک اللہ (عزوجل) ان کا مددگار ہے اور جبریل (علیہ السلام) اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (پ ۲۸، التّحریم: ۴)

انصار کے معنیٰ مددگار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے؟ قرآنِ پاک بالکل صاف صاف لفظوں میں بہ بانگِ دُہل یہ اعلان کررہا ہے کہ اللہ عزوجل تو مددگار ہے ہی مگر باذنِ پروردگار عزوجل ساتھ ہی ساتھ جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ عزوجل کے مقبول بندے (انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے عِظام رحمہم اللہ تعالیٰ) اور فرِشتے بھی مددگار ہیں۔ اب تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل یہ وَسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی مدد کر ہی نہیں سکتا۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ جو مسلمان مکّۂ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینۂ منوّرہ پہنچے وہ مہاجر کہلائے اور ان کے مددگار انصار کہلائے اور یہ ہر سمجھدار جانتا ہے کہ انصار کے لُغوی معنیٰ مددگار ہیں۔

؎ اللہ عزوجل کرے دِل میں اُتر جائے میری بات

اہلُ اللہ زِندہ ہیں

اب شاید شیطان دِل میں یہ وَسوسہ ڈالے کہ زِندوں سے مدد مانگنا تو دُرست ہے مگر بعدِ وفات مدد نہیں مانگنی چاہئے۔ آیتِ ذَیل اور اس کے بعد والے مضمون پر غور فرمالیں گے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اس وَسوسے کی بھی جڑ کٹ جائے گی، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات ؕ بل احیاء و لکن لا تشعرون

ترجمۂ کنز الایمان : اور جو خدا (عزوجل) کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو

بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (پ ۲، البقرہ:۱۵۴)

انبیاء حیات ہیں

جب شُہداء کی زِندگی کا یہ حال ہے تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو شہیدوں سے مرتبہ وشان میں بالاِتِّفاق اعلیٰ اور برتر ہیں ان کے حیات ہونے میں کیوں کر شبہ کیا جاسکتا ہے۔ حضرتِ سیِّدنا امام بَیہقی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے حیاتِ انبیاء کے بارے میں ایک رِسالہ اور 'دلائلُ النُّبوّۃ' میں لکھا ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام شُہداء کی طرح اپنے ربّ عزوجل کے پاس زِندہ ہیں۔ (الحاوی لِلفتاوی لِلسُّیوطی، ج ۲، ص ۲۶۳، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اولیاء حیات ہیں

بہر حال انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے عِظام رحمہم اللہ تعالیٰ حیات ہوتے ہیں اور ہم مُردوں سے نہیں بلکہ زندوں سے مدد مانگتے ہیں اور اللہ عزوجل کی عطا سے انہیں حاجت روا اور مُشکل کُشا مانتے ہیں۔ ہاں اللہ عزوجل کی عطا کے بغیر کوئی نبی یا وَلی ایک ذرّہ بھی نہیں دے سکتا نہ ہی کسی کی مدد کرسکتا ہے۔

امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگی

حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مدد کی درخواست کرتے ہوئے 'قصیدۂ نُعمان' میں عَرض کرتے ہیں:

یا اکرم الثقلین یا کنز الوریٰ	جدلی بجودک وارضنی برضاکَ
انا طامع بالجود منک لم یکن	لابی حنیفۃ فی الانام سواکَ

یعنی اے جن و انس سے بہتر اور نعمتِ الٰہی عزّ وجل کے خزانے! اللہ عزّ وجل نے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے اس میں سے مجھے بھی عطا فرمایئے اور اللہ عزّ وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کیا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے بھی راضی فرمایئے۔ میں آپ کی سخاوت کا امیدوار ہوں۔ آپ کے سوا ابوحنیفہ کا مخلوق میں کوئی نہیں۔

امام بوصیری نے مدد مانگی

حضرتِ سیِّدُنا امام شَرَفُ الدِّین بُوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے شہرۂ آفاق 'قصیدۂ بُردہ' میں مدد کی درخواست کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ	سواک عند حلول الحادث العمم
اے تمام مخلوق سے بہتر میرا آپ کے سوا کوئی نہیں	جس کی میں پناہ لوں مصیبت کے وَقت

(قصیدۂ بُردہ، ص ۳۶، ضیاء القرآن، لاہور)

امدادُاللہ مہاجر مکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نالۂ اِمداد میں عرض گزار ہیں ۔

لگا تکیہ گناہوں کا پڑا دِن رات سوتا ہوں	مجھے اب خوابِ غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ ولیُّ اللہ کا اِعتقاد

حضرت شاہ ولیُّ اللہ مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی 'ہمعات' کے ہمعہ ۱۱ میں گیارہویں والے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شانِ عظمت بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

حضرت محی الدّین عبدُالقادِر جیلانی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ اَند ولہٰذا گفتہ اَند کہ

اِیشاں دَر قَبرِ خود مثلِ اَحیاء تَصَرُّف مِی کُنَند

ترجمہ: وہ شیخ مُحیُ الدّین عبدالقادِر قدس سرہ الربانی ہیں لہٰذا کہتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی قبر شریف میں زِندوں کی طرح تصرُّف کرتے ہیں (یعنی زندوں ہی کی طرح بااِختیار ہیں)۔ (ہمعات ص ۶۱، اکادیمیۃ الشاہ ولیّ اللہ الدھلوی باب الاسلام حیدر آباد)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

7 لوٹا قبلہ رُخ ہوگیا

ایک بار جیلان شریف کے مشائخِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا ایک وَفْد حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضر ہوا، انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لوٹے شریف کو غیرِ قبلہ رُخ پایا (تو اس کی طرف آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توجّہ دلائی اِس پر) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خادِم کو جَلال بھری نظر سے دیکھا، وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جلال کی تاب نہ لاتے ہوئے ایک دَم گِرا اور تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب نظر لوٹے پر ڈالی تو وہ خود بخود قبلہ رُخ ہوگیا۔ (ایضاً ص ۱۰۱)

خُدارا ! مَرہم خاکِ قدم ہے جگر زخمی ہے دِل گھائل ہے یاغوث

لوٹا قبلہ رُخ رکھا کیجئے

سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیوانو! یقیناً مَحبّت کا اعلیٰ دَرَجہ یہی ہے کہ اپنے محبوب کی ہر ہر ادا کو خوش دِلی کے ساتھ اپنا لیا جائے۔ لہٰذا ہوسکے تو لوٹے کی ٹونٹی ہمیشہ قبلہ رُخ رکھا کیجئے۔ حُضُور مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرتِ مولانا سردار احمد صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لوٹے کے علاوہ اپنی نَعلَینِ مُبارَکین بھی قِبلہ رُخ ہی رکھا کرتے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ ان دونوں اولیائے کرام رحمہم اللہ علیہما کی اِتِّباع میں حتَّی الاِمکان اپنے لوٹے اور جُوتیوں کا رُخ قِبلہ ہی کی طرف رکھتا ہے بلکہ خواہش یہی ہوتی ہے ہر چیز کا رُخ جانبِ قبلہ رہے۔

قبلہ رو بیٹھنے والے کی حکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنا چہرہ بھی مُمکِنہ صورت میں قبلہ رُخ رکھنے کی عادت بنانی چاہئے کہ اِس کی بَرَکتیں بے شُمار ہیں چُنانچہ حضرتِ سیّدنا امام بُرہان الدّین ابراہیم زَرنوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، دو طلبہ علمِ دین حاصل کرنے کیلئے پردیس گئے، دو سال تک دونوں ہم سبق رہے، جب وطن لوٹے تو ان میں ایک فَقِیہ (یعنی زبردست عالم و مُفتی) بن چکے تھے جبکہ دوسرا علم و کمال سے خالی ہی رہا تھا۔ اُس شہر کے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اِس اَمر پر خوب غور و خَوض کیا، دونوں کو حصولِ علم کے طریقۂ کار، اندازِ تکرار اور بیٹھنے کے اطوار وغیرہ کے بارے میں تحقیق کی تو ایک بات نُمایاں طور پر سامنے آئی کہ جو فَقِیہ بن کر پلٹے تھے اُن کا معمول یہ تھا کہ وہ سبق یاد کرتے وَقت قبلہ رُو بیٹھا کرتے تھے جبکہ دوسرا جو کہ کورے کا کورا پلٹا تھا وہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھنے کا عادی تھا۔ چنانچہ تمام علما و فُقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ اِس بات پر مُتَّفِق ہوئے کہ یہ خوش نصیب اِستِقبالِ قبلہ (یعنی قبلہ طرف رُخ کرنے) کے اِہتمام کی بَرَکت سے فَقِیہ بنے کیوں کہ بیٹھتے وَقت کعبۂ اللہ شریف کی سَمت مُنہ رکھنا سنّت ہے۔ (تعلیم المتعلّم طریق العلم، ص ۶۸)

'کعبۃُ اللّٰہِ الکریم' کے چودہ حروف کی نسبت سے

قبلہ رُخ بیٹھنے کے ۱۴ مَدَنی پھول

مدینہ ۱﴾ سرکارِ مدینہ، سُلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عموماً قبلہ رُو ہو کر بیٹھتے تھے۔ (احیاء العلوم، ج ۲، ص ۳۴۹، دار صادر بیروت)

مدینہ ۲﴾ حضرتِ سیّدنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، حضورِ اکرم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم، شافعِ اُمم، صاحبِ جودوکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجالس میں سب سے مکرم (یعنی عزّت والی) مجلس وہ ہے جس میں قبلے کی طرف مُنہ کیا جائے۔' (المُعجم الاوسط للطبرانی، ج ۶ ص ۱۶۱ حدیث ۳۶۱ دار الفکر بیروت)

مدینہ ۳﴾ حضرتِ سیّدنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنزّہ عنِ العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شے کیلئے شَرَف (یعنی بُزرگی) اور مجلس (یعنی بیٹھنے) کا شرف یہ ہے کہ اس میں قبلے کو مُنہ کیا جائے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۱۰، ص ۳۲۰ حدیث ۱۰۷۸۱ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مدینہ ۴﴾ حضرتِ سیّدنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، 'سُلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شے کیلئے سرداری ہے اور مجالس کی سرداری اس میں قبلے کو مُنہ کرنا ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ج ۲ ص ۲۰ حدیث ۲۳۵۴ دار الفکر بیروت)

مدینہ ۵﴾ مُبلِّغ اور مُدرِّس کیلئے دَورانِ بیان وتدریس سنّت یہ ہے کہ پیٹھ قبلہ کی طرف رکھیں تاکہ ان سے علم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانبِ قبلہ ہوسکے چنانچہ حضرتِ سیّدنا علّامہ حافظ سَخاوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبلے کو اس لئے پیٹھ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنہیں علم سکھا رہے ہیں یا وَعظ فرما رہے ہیں اُن کا رُخ قبلے کی طرف رہے۔' (المقاصد الحسنۃ، ص ۸۸ دار الکتاب العربی بیروت)

مدینہ ۶﴾ حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکثر قبلے کو منہ کرکے بیٹھتے تھے۔ (ایضاً)

مدینہ ۷﴾ حضرتِ سیّدنا مُغیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے تو حضرتِ سیّدنا مکحول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پہلو میں ان کیلئے جگہ خالی کردی، مگر حضرتِ مُغیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہاں بیٹھنے سے انکار کیا اور کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا، قبلہ رُخ بیٹھنا سب سے بہترین بیٹھنا ہے۔ (فیض القدیر بتغیر یسیر ج ۲ ص ۴۳۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مدینہ ۸﴾ قرآنِ پاک نیز درسِ نظامی مُدرّسین کو چاہئے کہ پڑھاتے وقت بہ نیّتِ اتّباعِ سنّت اپنی پیٹھ جانبِ قبلہ رکھیں تاکہ ممکنہ صورت میں طلبہ کا رُخ قبلہ شریف کی طرف رہ سکے اور طلبہ کو قبلہ رُخ بیٹھنے کی سنّت، حکمت اور نیّت بھی بتائیں اور ثواب کے حقدار بنیں۔ جب پڑھا چکیں تو اب قبلہ رُو بیٹھنے کی کوشش فرمائیں۔

مدینہ ۹﴾ دینی طلبہ اسی صورت میں قبلہ رُو بیٹھیں کہ استاذ کی طرف بھی رُخ رہے ورنہ علم کی باتیں سمجھنے میں دُشواری ہوسکتی ہے۔

مدینہ ۱۰﴾ خطیب کیلئے خُطبہ دیتے وقت کعبہ کو پیٹھ دینا سنّت ہے اور مُستحب یہ ہے کہ سامعین کا رُخ خطیب کی طرف ہو۔

مدینہ ۱۱﴾ بالخصوص، تلاوت، دینی مُطالعہ، فتاویٰ نویسی، تصنیف وتالیف، دُعاء واذکار اور دُرود وسلام وغیرہ مواقع پر اور بالعموم جب جب بیٹھیں یا کھڑے ہوں اور کوئی مانعِ شَرعی نہ ہو تو اپنا چہرہ قبلہ رُخ کرنے کی عادت بنا کر آخرت کیلئے ثواب کا ذخیرہ اکٹھا کیجئے۔ (قبلہ کے دائیں یا بائیں جانب 45 ڈگری کے زاویہ کے اندر اندر ہوں تو قبلہ رُخ ہی شمار ہوگا)

مدینہ ۱۲﴾ ممکن ہو تو میز کرسی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ جب بھی بیٹھیں آپ کا مُنہ جانبِ قبلہ رہے۔

مدینہ ۱۳﴾ اگر اتفاق سے کعبہ رُخ بیٹھ گئے اور حُصولِ ثواب کی نیت نہ ہو تو اَجر نہیں ملے گا لہٰذا اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں مثلاً یہ نیتیں: (الف) ثوابِ آخرت (ب) ادائے سنّت اور (ج) تعظیمِ کعبہ شریف کی نیت سے قبلہ رُو بیٹھتا ہوں۔ دینی کتب اور اسلامی اَسباق پڑھتے وقت یہ بھی نیت شامل کی جاسکتی ہے کہ قبلہ رُو بیٹھنے کی سنّت کے ذریعے علمِ دین کی بَرَکت حاصل کروں گا۔ اِن شاءَ اللہ عزوجل

مدینہ ۱۴﴾ پاک وہند نیز نیپال، بنگال اور سری لنکا وغیرہ میں جب کعبہ کی طرف مُنہ کیا جائے تو ضمناً مدینۂ منورہ کی طرف بھی رُخ ہوجاتا ہے لہٰذا یہ نیت بھی بڑھا دیجئے کہ تعظیماً مدینۂ منورہ کی طرف رُخ کرتا ہوں۔

بیٹھنے کا حسین قرینہ — رُخ اُدھر ہے جدھر مدینہ ہے
دونوں عالم کا جو نگینہ ہے — میرے آقا کا وہ مدینہ ہے (ﷺ)
رُو برُو میرے خانۂ کعبہ — اور اَفکار میں مدینہ ہے

رونقِ کُل اولیاء یا غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ

رونقِ کُل اولیاء یا غوثِ اعظم دستگیر — پیشوائے اَصفیاء یا غوثِ اعظم دستگیر

آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر — آپ شاہِ اَتقیاء یا غوثِ اعظم دستگیر

اولیاء کی گردنیں ہیں آپ کے زیرِ قدم — یا امامُ الاولیاء یا غوثِ اعظم دستگیر

تھر تھراتے ہیں سبھی جِنّات تیرے نام سے — ہے ترا وہ دبدبہ یا غوثِ اعظم دستگیر

پیدا ہوتے ہی مہِ رَمَضان میں روزے رکھے — دُودھ دِن میں نہ پیا یا غوثِ اعظم دستگیر

جس طرح مُردے جلائے اِس طرح مُرشِد مِرے — مُردہ دِل کو بھی جِلا یا غوثِ اعظم دستگیر

اہلِ محشر دیکھتے ہی حشر میں یوں بول اُٹھے — مرحبا صد مرحبا یا غوثِ اعظم دستگیر

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھِروں — آپ سے سب کچھ مِلا یا غوثِ اعظم دستگیر

گو ذلیل و خوار ہوں بدکار و بدکردار ہوں — آپ کا ہوں آپ کا یا غوثِ اعظم دستگیر

راستہ پُر خار، منزِل دُور، بَن سُنسان ہے — المدد اے رہنُما! یا غوثِ اعظم دستگیر

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ آیئے میری مدد کے واسطے — دشمنوں میں ہوں گھِرا یا غوثِ اعظم دستگیر

دُور ہوں سب آفتیں، ہو دُور ہر رنج و بَلا — بَہرِ شاہِ کربلا رضی اللہ عنہ، یا غوثِ اعظم دستگیر

اِذن دو بغداد کا ہر اک عقیدت مَند کو — گیارہویں والے پیا یا غوثِ اعظم دستگیر

بیٹھے مُرشِد حاضری کو اک زمانہ ہوگیا — در پہ پھر مجھ کو بُلا یا غوثِ اعظم دستگیر

میرے بیٹھے بیٹھے مُرشِد آیئے نا خواب میں — واسِطہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا یا غوثِ اعظم دستگیر

اپنی اُلفت کی پِلا کر مَے مجھے یا مُرشِدی — مَست اور بیخُود بنا یا غوثِ اعظم دستگیر

لحظہ لحظہ بڑھ رہا، ہائے! عِصیاں کا مَرَض — دیجئے مجھ کو شِفا یا غوثِ اعظم دستگیر

مُرشِدی مجھ کو بنادے تُو مریضِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم — از پئے احمد رضا رضی اللہ عنہ یا غوثِ اعظم دستگیر

اپنے ربّ عزوجل سے مُصطفٰے ﷺ کا غم دِلادے مُرشِدی — ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا یا غوثِ اعظم دستگیر

اب سِرہانے آؤ مُرشِد اور مجھے کلمہ پڑھاؤ — دَم لبوں پہ آگیا یا غوثِ اعظم دستگیر

ہے یہی **عطّار** کی حاجت مدینے میں مَرے — ہو کرم بہرِ رضا رضی اللہ عنہ یا غوثِ اعظم دستگیر